RICE 1993

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریۃ بلا توریہ انجیل بے انجیل | کویان مفت دبیر تبر دیر محمدؐ

نمبر ۲ | مورخہ ۲ شہر رمضان المبارک ۱۲۹۰ ہجری روز شنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی | محمد رسول اللہ

زور سے چل تو خامۂ چالاک
ذکر شق القمر نحالائی
مرغ فکرت کو دی خدا پرواز
شاہ لولاک صاحب معراج
زور کرکر کے پادری مسمور
کرکے قایم محمدی اخبار
گو کہ منکر ابھی نہین سنتا
کوئی اخبار کب ہوا ایسا
نور افشان کے ہین جو گھر والے
انکا مذہب عجب تکونا ہے
نور افشان سے نور جو جھڑکر
اسکو کہیے محمدی منشور
مومنون کا یہ راحت جان ہے

شمس الاخبار کی اور ائین خاک
شمس ہے اور گہن کا پالا ہی
نعت خیر الورا کرون آغاز
شہ سوار براق بطحا تاج
دولت زور سے ہوا مسرور
کرون مسمور کی بنا مسمار
قارعہ نام ہی قیامت کا
تان یہ منشور ہی محمدؐ کا
وہی نبی النار والسقر والے
دوزخ انکی لحد کا کونا ہے
نار رہتے ہین ناریون کے لئے
گوش از بدر کیمیائی شعور
اس سے قیمت بھی اسکی ارزان ہے

تین قرس عید مین نقش
وانک کا خرچ شامل اخبار
ہی بجز بیشگی ثمانی مین ہیچ
ہین جو نواب راجہ پیسہ والے
سارے مضمون راستی کے ہین
چھاپتے ہین یہ پر رنگین
اٹھ گئے بار شمس پر کرکے
شمس کے نور فیض بدیہہ گو
نام کا اب صلہ ملا پورا
شمس کا عیب فاش ہوتا ہے
نار کا ابتو نور دہ ہے
مگر چلے راہ زور بہتان کی
بس ہی لاحول بلم شیطان کو

پیشگی سالیانہ قیمت بخش
ہو تو وداء چار ساعت وزر
وعدہ بعد سال قیمت ہیچ
اونکو پہونچیگا تحفۃ اخبار
صاف لکھتے ہین صاف کہتے ہین
ہر مہینے مین عشر و عشر و تین
شمس کے نور چشم اوہد ہوے
بارش اخ بشمس و اشمو
نور افشان کو لک گیا نورا
نور سب شمس ہی سے ہوتا ہے
شمس اخبار کا پیشتر ہے
سور کو مار جو سلیمان کی
خیر مہینے کو دم ہلانے دو

سرسہ کی دوشیزہ بہادر مسلمان لڑکی

یہ خبر اخبارات و عوام ہے کہ جناب شریف الدولہ بہادر سرسہ کی دوشیزہ مسمات حیدری بیگم صاحبہ مدظلہ العالی کی دختر کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر مسلمان ہوگئے اور اس عورت کے ساتھ عقد نکاح پڑھ لیا چھ ہزار روپیہ کا مہر قرار پایا منجملہ اس کے پندرہ ہزار روپیہ اور اگر فتح پور نیکا من صاحب مدظلہ العالی کی مدد کو پوسٹ کنی دھان سے تشریف لے گئے اب صاحب ممدوح الیہ سنت کشمیر ہوگئے اور سنا جاتا ہے کہ دہلی میں تشریف لائینگے محکمہ سیشنت کشمیری میں اجلاس فرمائینگے فقط اکمل الاخبار دہلی

تعبیر خواب پریشان

شعر مہر زنگی کہ بخواہی بیا جان من انداز قدت میشناسم شمس الاخبار نمبر ۱۴ جلد ۴ میں کسی نومرید صاحب کا مضمون نامہ زیر العنوان موسوم بہ خواب میری نظر سے گذرا۔ لہذا اسکے رفع تمطاری جواب سائل کے واسطے بطور تعبیر لکھتا ہوں قولہ یہ دنیا سرسہ آباد میں قریبا چھ ہزار برس کی عمر رکھتی ہے اقول یہ عبارت سراسر غلط اور توہمات میں داخل ہے حقیقت خواب پریشان ہے نہ تو اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ اب یہ دنیا کو پیدا ہوئے چھ ہزار برس کا عرصہ گذرا ہے اور نہ یہ کسی نوع سے ثابت ہے کہ اسکی بقا کی عمر چھ ہزار برس کی ہوگی اور بعد اس کے قیامت ہے

اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اسکی بقا کی عمر چھ ہزار برس سے زیادہ نہ ہو یہ باتیں ہیں جنکو دلیل قاطع سے کچھ علاقہ نہیں ہے بلکہ ان کو خود یہ صاحب کہ کیونکر سمجھ گئے کہ اس دنیا کی عمر چھ ہزار برس کی ہے کس سال اور کس مہینہ میں اسکا پیدا ہونا ثابت ہے کہ اسکی عمر چھ ہزار برس کی ہے کس سال اور کس فائدہ سے اونکو اسکے پیدائش کا اور ٹھیک ٹھیک معلوم ہوگیا اس سے اونکی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مہربانی فرما کر ان تین حالتوں کو دیا دکھلائیں کہ جب کوئی شے پیدا ہوتی ہے تو تین حالتوں سے خالی نہیں ہوتی اول مکان دوم زمان سوم تعدد اب نومرید صاحب کو لازم ہے کہ ان تینوں حالتوں کو مدنظر رکھکر یہ بتلائیں کہ آیا یہ دنیا کسوقت اور کس جگہ پیدا ہوئی اور فی الحال اسکو پیدا ہوئے کیونکر چھ ہزار برس کا عرصہ گذرا ہاں اگر کسی شیخ چلی اور لالن بھکڑ کے کہنے سے کہ اونھوں نے عالم خواب میں اگر ایسا لکھدیا ہے تو وہ جدی بات ہے۔ دوم اگر ہمارے پرانے مہربان نومرید صاحب ابھی نو سیکھئے ہیں اور انکی انداز بیان سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ تمام اناجیل پڑھنا تو کجا بلکہ دیکھی بھی اور اس مذبذب گول مول عبارت سے قیامت کی تین مدت چھ ہزار برس سمجھ گئے ہیں تو پھر بھی انکا خیال خام ہے کیونکہ انجیل شریف میں لکھا ہے دیکھو متی باب ۲۴ آیت ۳۶ و ۳۷ لیکن اس دن اور گھڑی کے بابت کوئی نہیں جانتا نہ تو فرشتے جو آسمان

یہ سب باتین پہولپن اور باب ۲۲ و ورس ۳۲ کو تمامین
بسی ہو جب ان ورسون کے لکہا ہوا ہے لازم تہا کہ
ان مردون کے حیات مین قیامت آجاے اور لکہا ہا
سرشد دوبارہ نازل ہوآتا اور دہنیں تو اوج
سکے کتابون مین سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ سب ہماری
کور مہائی ایسا ہی سمجہتے تہے کہ ہماری زندگی مین قیامت
آجائیگی یہان تک کہ جب تک ایک چیلہ اکیلا یوحنا رہگیا
اور سب مرگئے تو وہ اور اوسکے مرید یہ سمجہتے تہے کہ
اسکے زندگی مین قیامت ہوگی۔ لیکن یہ ساری باتین
جہوتی تہلین ابتک ستارہے اتہارہ سو برس سے زیادہ
عرصہ گذر چکا ہے کہ قیامت آئے اور نہ آپکا مرشد
آیا پس جسطرح انجیل نویسون نے اوس مرشد کے
کلام سمجہنے اور لکہنے مین غلطی کی ہے۔ اوسیطرح اور
بہت ہے۔ قولہ اور غلطیون ایک عجیب و غریب خواب
دیکہنا کہ ایک مرید جو اپنے پرانی انسانیت کی نسبت
کم سمجہ اور نادانی امور بداخلاقی و بدکردار تہا اور
دو مرشد ایک اوجہین سے نہایت سیدہا سادہ جنہی
اپنی صلیب آپ اوٹہائی ہوئی ہے الخ

القول نومید صاحب یہان بہی آپ چوک گئے شاید
جس رات آپنے یہ خواب دیکہا ہوگا اوس کی دل اوچاٹی
کہانے کی ہوگی یا کسی گرم شے کا استعمال کیا ہوگا یا
اوس رات آپنے یوحنا کو انجیل مین باب ۲۱ کا کشف
مین دیکہا ہوگا کہ اوس مرشد نے خود صلیب اٹہایا

نہا سو غلط ہے اور آپکا بس یہ خیال غلط ہے کہ
اپنی صلیب آپ اوٹہانی ہوئی ہے بالکل اوسکے
برخلاف ہے دیکہو تو باب ۳۲ ورس ۲۶ جب
اوسکو لے چلتے تہے شمعون نام قیروانی کو جو دیہات
سے آتا تہا پکڑ کے صلیب اوسپر رکہدی کہ یسوع کے
پیچہے پیچہے لے چلے اور اسیطرح مرقس لکہتا ہے اب
ذرا آنکہین کہولکر اوہر کان لگا کر تعبیر اپنے خواب کو
سنئے وہ مرید جو اپنکو عالم خواب مین نظر آیا ہے وہ
ایک بڑا بہاری بہرکیا ہے جو اکثر ہمیشہ رنگ اور روپ
بدلتا ہے اوس سے ہر ایک اہل مذہب ڈرتا ہے خصوصًا
اہل اسلام تو وہ وہی ہے اوسکے نام پر لاحول بہیجتے
ہین اوسنے بڑے بڑے مرشدون کو دہوکا دیا ہے
دیکہئے وہ اوس سادہ مرشد کو ساتہہ بسکٹل ہوا کر لوٹی
کے آیا ہوگا آپ پر روشن ہے کہ یہودا اون بارہ
مریدون مین سے ایک تہا باوجودیکہ ایسے سیدہے
سادہ مرشد کے ساتہ کہ جسکے آپ مرید اور مداح
ہین ہم نوالہ اور ہم پیالہ تہا پہر بہی اپنی عادت جبلی
اور شرارت ذاتی اور خباثت باطنی سے باز نہ آیا
آخر الامر اوسنے اپنے ایسے سیدہے سادہ مرشد کو
بطمع زر پکڑوا کر صلیب پر کہچوا دیا اور اپنا چلتا ہنر
کیا اور اوس سیدہے سادہ مرشد بیچارہ کے تکفین
و برکت نماز مین ایک ہیر پہیر نکیا اس موقعہ پر
ہمکو جناب متی کا قول یاد آیا متی ۷ باب ورسل لوگ انجیل

ہوا ہو فنون سے آگہی - یا لونت کرنا ہوا ان سے پیار
دیتے ہین ۱۱ اطرح ہر ایسا صفت اپنے پیرو پر ظاہر
اور بزرگ صفت نہ ہے پہلی حضرت من صفون ہوا ہے
چلا جاتا ہے ورنہ بہت سے آیات اسوقت یاد آتے
ہین مگر آپ اوس نوشتہ کو دیکھکر متی ۷ باب ۲۲
۲۳ کو ضرور پڑہنے اور وہ وحی آپکو یاد ہوگا کہ
کوئی نیک نہین بلکہ ایک یہی ہین پھر آپ ہی انصاف
کیجئے کہ جب ایسا شخص اوسکا مرشد کہ
ساتھہ شب و روز خلا ملا ہوکر درست نہوا اور اوسنے
سانپ کی کینچلی کیطرح وہ پرانا جامہ انسانیت کا نہ اتارا
اور وہ دوسرا نیا جسم اور جون پلٹا اور نہ ایک قالب سے
دوسرے قالب مین علم سیمیا کے زور سے چلا گیا اور
چلا دا ہوا اور نہ کچہ اوسکا دل پھرا حتی کہ وہ منادی
مرشد کے اعجاز اقسام اقسام کے بچشم خود دیکہا
کرتا تھا حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول سچ ہے
ع ہیچ صیقل نکو نداند کرد - آہنی را کہ بد گہر باشد
خر عیسے اگر بمکہ رود - چون بیاید ہنوز خر باشد
ہزلدہ لابرس تہر اگرچہ پانی مین رہے پھر بہی شرارہ
اوس سے دور نہین ہوگا - سو بالفعل ہمکو کیونکر اعتبار
اور یقین ہو کہ صرف چلو بہر پانی کے چھینٹون سے جو
احتلام کہلاتا ہے وہ مرید پاک و صاف ہو جائے
اور عصمت الطہارت کہلاوے اور آسمان پر کبوتر
اور ڈاکے اور آگ کے شعلون کی تعریف سنیئے قصہ

جسلیم ۲

کرتا ہو سو ہو + کرنا ہے ہمارے ہو سو ہو
ماجرا - جناب کہا شکوہ کیا اگر بستر استراحت
سے اوچہہ کر بدون غسل کے اناپاک شب بیدار
معصوم لکہدیا اگر تا موخہ و ہوکر لکہتے تو البتہ ہنسی
ہوتی - باقی آیندہ - راقم مرزا موحد النہ بیگ
بقیہ ہزلیات پادری عماد الدین
۱۰ (۱) - اختلاف اسی مین ہے - ان کید الشیطان
کان ضعیفا شیطان کا مکر اور فریب طاقت اور ضعیف
ہے - پھر کہا ان کید کن عظیم ای عورتو تمہارا مکر
بہت بڑا ہے پس بالقبول محمد صاحب عورتین شیطان سے
زیادہ ہوئین حالانکہ یہ باطل ہے مرد عورتون سے زیادہ
فریب باز شیطان ہے جواب اول تخالف کے
باب مین ان ایات کو گرانا عجب طرحکی سوء فہمی ہے
اور پھر جب امین تخالف ثابت نہ ہو سکا تو ایک کو
اپنے عندیہ کے موافق باطل ٹھہرانا طرفہ حماقت ہے
علاوہ اسکے ایا ان کید کن عظیم صرف اخبار ہے قول
عزیز سے یعنے خدا تعالی عزوجل کے اوس قول کی خبر ہے
جبکہ حسب اوسنے حضرت یوسف ع کے حق مین اپنی
عورت زلیخا کا مکر اور فریب معلوم کیا تو کہا ای عورت
تیرا مکر بہت بڑا ہے - چونکہ یہ قول عزیز کا ہے پس
اسکو خدا تعالی کے قول کے مقابلہ مین گرانا اپنا ذہنی
نتیجہ نکالنا دیانت سے بعید ہے - امر دیگر کہا کہ ضرور
عورتون سے زیادہ فریب باز شیطان ہے حضرت

منشی

ہی لعین ہے وہ صرف مولوی زادہ ہے وہ یہ کہتا ہے کہ
حقیقت میں اللہ ہے جسکو چاہتا ہے بیراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
راہ پر لاتا ہے اور کسی مخلوق کی طاقت نہین ہے کہ کسکے
پاس شیطان مارے کے جیسا اوسنے اپنی پاک کلام مین
دوسری جگہ فرمایا۔ من یہدی اللہ فلا مضل لہ ومن
یضلل فلا ہادی لہ یعنی جسکو خدا ہدایت کرے پس کوئی
نہین جو اوسکو گمراہ کر سکے اور جسکو خدا گمراہ کرے پس
کوئی نہین جو اوسکو ہدایت کر سکے اور ایسا سنا جاتا ہے
قرآن شریف کے بہت سے نسخون مین پایا جاتا ہے چنانچہ
سورۂ بقر مین ہے فاخرجہما مما کانا فیہ پس نکالا
شیطان نے آدم اور حوا کو اس چیز سے کہ جسمین وہ اوسکے
دیکھو حضرت آدم اور حوا کو حقیقت مین خدا نے بہشت
سے نکالا تھا مگر چونکہ وہ شیطان کی اطاعت کے سبب
سے نکالے گئے تھے اس لئے اونکا اخراج مجازاً شیطان
کی طرف منسوب ہوا پس یہہ اعتراض بالکل جاہیات
ہے۔ اختلاف تو یہہ ہے کہ انجیل متی کے باب
آیت تیسرے سے حضرت مسیح کی اون باتون کو جو انہون نے
تیسرے نیلسی کی سرحد مین اکر اپنے شاگردون سے کہین
لکھنا شروع کیا شروع ہوین باب مین لکھا ہے اور
چھ دن کے بعد یسوع پطرس اور یعقوب اور اوس کے
بھائی یوحنا کو الگ ایک اونچے پہاڑ پر لے گیا۔ انتہی
اور اوسی قصہ کو انجیل لوقا کے باب
لکھا ہے مگر اون مقدس لوگون کی جنکو اللہ جان کہا

چھاپا مراج نیس واقعہ معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عم کے چھپا

جسکا

(۱۰) اختلاف اس مین ہے کہ انجیل لوقا مین اون
مثل کا ہم صیغہ انسان کا ہے اور متی مین غائب
کا کہ یون کہا فاخا اہل اللہ یعنی برخلاف کہ جسکے
پاس پہنچا ہے مین اس مین کچھ حرج نہین پاتا کہ وہ
پاسور رکھا کر نہ کھائے کیونکہ وہ ناپاک ہے یا گناہ کی چیز ہے
چیز کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام اوسپر پکارا جاوے
اس کا مطلب ہے کہ قرآن کے مصنف کا ما فظہ ہی درست
نہین ہے کیونکہ اس کتاب مین وہ بہت سے امور مثل
سود و مال یتیم و مالی میسری وغیرہ حرام کر چکا ہے اور یہان
کہتا ہے کہ ان چیزون کے سوا مجھے معلوم نہین کہ اور بھی
قرآن مین کچھ حرام ہو

جواب صاحب قرآن کا تو ما فظہ ٹھیک ہی مگر آپکی
عقل پر پردہ پڑ گیا ہے جو ہمارے تعصب کے کچھ بھی نہین
سوجھتا جو چاہا قلم سے نکالدیا کچھ پرواہ نہین خواہ ایمان
بھی رہے یا نہین کیجئے آپ معذور ہین کیونکہ آپکو
ان جھوٹے اعتراضون سے صرف مسلمانون کو ملزم ٹھہرا
کر پادریون کو خوش کرنا مد نظر ہے دیکھئے تحقیق سے
کچھ بھی غرض نہین حضرت سلامت یہہ آیت مطلق
محرمات کے بیان مین نہین ہے جو آپکا اعتراض وارد ہو
بلکہ خاص اون جانورون کے بیان مین ہے کہ جنکا
کھانا آدمی کو حرام ہے پس ظاہر ہے کہ حرام جانورون کا
بیان اوسپر شی ہے اور سود اور مال یتیم وغیرہ محرمات کا
علیحدہ بیان انکو اوسسے کیا علاقہ جو اونکے ساتھ بیان کیا جاتا